اتحاد

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید حسن نقوی صاحب اجتہادی

آج دنیا کا ہر انسان اتحاد کا دلدادہ ہے اور وہی انسان بلند خیال سمجھا جاتا ہے جس کی کوششیں اور کاوشیں صرف اس مقصد کے ماتحت ہوں کہ تمام بنی نوع انسان ایک ہی راہ پر گامزن ہوجائے، درحقیقت دنیا میں جس طرح افراد انسان مختلف صورتوں اور حیثیتوں کے نہیں اسی طرح مختلف الخیال بھی نہیں۔ ہر انسان اپنی زندگی کے ہر اہم واقعہ کو، ہر جدید انکشاف کو اپنی زندگی کا آخری واقعہ اور ماحصل سمجھتا ہے لیکن دراصل وہ اس کی زندگی کے کسی اور واقعہ کی پہلی کڑی ہوتا ہے۔ انسان اپنی زندگی کے کسی نامعلوم مگر ہونے والے واقعے کے لئے بہت سے قوانین مرتب کرتا ہے لیکن کوئی ایسی پوشیدہ طاقت جس کا اس کو اس وقت ادراک بھی نہیں ہوتا، اس کے مرتب کردہ قوانین کو اس طرح منتشر کردیتی ہے جس طرح کسی نے نہایت احتیاط سے ایک مسلک میں بہت سے موتیوں کو پرودیا ہو اور حوادث زمانہ نے ان کو بکھیر دیا ہو، لیکن اس کے بعد بھی بہت سے انسان ایسے ہیں جن کو شعور تک نہیں ہوتا اور وہ اس پوشیدہ طاقت سے پوری طرح مقابلہ کرتے رہتے ہیں لیکن ہر مرتبہ شکست کا منھ دیکھنا پڑتا ہے کیونکہ اس وقت سے اور انسان کی طاقت سے کوئی مقابلہ ہی نہیں ہوسکتا۔ تمام انسانوں کے ذہن مختلف نہیں ہر شخص اپنی ذہنی کوششوں اور کاوشوں کا خود نتیجہ حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن ایسے انسان کو اکثر ناکامی کا منھ دیکھنا پڑتا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ایک انسان کی دماغی طاقتیں، ذہنی قوتیں، فکر کی وسعتیں اگر کارگر ثابت ہوجاتیں تو پھر میں تو یہ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کے تمام اچھے صفات کا آئینہ بردار ہوجائے گا اس طرح کہ خلق ومحبت کا جمال اس آئینہ میں نظر آئے گا۔ ایمان ووفاداری جھلکتی نظر آئے گی، ایثار ومساوات کی تصویریں نظر آئیں گی۔ صبر واستقلال قدم چومیں گے، ثبات قدم، خوشی ومسرت سایہ فگن ہوگی مگر حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے انسان کی کامیابی تقریباً محال سی نظر آتی ہے اکثر وبیشتر کا تجربہ تو یہ ہے کہ انسانی دماغ کسی خاص مقصد کے تحت نہ معلوم کن کن طریقوں سے کیسی کیسی احتیاط برت کر چند امور کو مرتب کرتا ہے اور نتیجہ کا انتظار کرتا رہتا ہے لیکن کوئی دوسرا شخص ان ہی قواعد کا لحاظ کرکے کوئی دوسرا نتیجہ اخذ کرنا چاہتا ہے اس طرح ان دونوں میں تضاد پیدا ہوجاتا ہے تو کبھی تو دونوں کامیاب ہوتے ہیں، اور کبھی ایک کامیاب ہوتا ہے لیکن اگرتا حال دماغ انسان اس بات پر غور کرتا کہ اگر اتنی اتنی بڑی دو طاقتیں متحد ہوکر کسی نتیجہ تک جانا چاہیں گی تو دونوں کے تدابیر مشعل راہ بن کر منزل مقصود تک پہنچادیں گے۔ یہ انسان کی کج فہمی اور پست خیالی ہے کہ وہ خود ہی اپنی محنتوں کا ثمر حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور حالانکہ اس کو یہ تجربہ بھی حاصل ہوچکا ہے کہ اس طرح مقصد بھی حاصل نہیں ہوتا، مگر پھر بھی وہ اپنے

اکھڑ پنے سے ضد پر اڑا رہتا ہے درحقیقت بغیر اشتراک عمل کے دنیاوی زندگی بسر نہیں ہوسکتی۔ انسان کے ذہن میں لاکھوں خیالات آتے ہیں وہ کس کو اختیار کرے اور کس کو ترک کرے؟ درحقیقت دنیاوی زندگی گزارنا بغیر اتحاد کے ناممکن ہے ایک اکیلا انسان صرف اپنے ہی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا۔ ایک انسان اپنے لئے زراعت بھی کرے، لباس کا بھی انتظام کرے، یہ ناممکن ہے بلکہ زندگانی دنیایوں ہی سدھر سکتی ہے کہ کوئی ہمارے لئے غذا کا انتظام کرے اور ہم کسی کے لباس کا انتظام کریں، تاکہ اقتصادی زندگی سنور سکے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان ایک کام کو اپنے فائدہ کا سمجھ کر کرتا ہے لیکن وہ اس کے مخالف طبع ثابت ہوتا ہے لہٰذا ضرورت پڑی کہ کوئی اس سے بلند طاقت ہو جو اس سے یوں متحد ہو کہ اس کی کمی پوری ہوجائے تاکہ دنیا میں نجات ہوسکے۔ یہ اظہر من الشمس ہے کہ ایک طاقت کی بہ نسبت دو طاقتیں زیادہ کارگر ثابت ہوتی ہیں تو اگر دو سے زیادہ طاقتیں مل جاتیں تو وہ اس سے زیادہ مفید ثابت ہوں گی، لیکن اگر دنیا کی تمام طاقتیں مل جاتیں تو وہ اس سے زیادہ مفید ثابت ہوں گی، لیکن اگر دنیا کی تمام طاقتیں متحد ہوکر کوئی کام کریں تو یقیناً وہ کامیاب ہوں گی اور اس جماعت کی ہر فرد کے دل میں جذبۂ ہمدردی ہونا چاہیے جو کہ جوہر انسانیت ہے یعنی اپنے فائدہ کے ساتھ ساتھ دوسرے کا فائدہ بھی پیش نظر ہو، تب تو یہ جماعت کامیاب ہوسکتی ہے ورنہ کامیابی ہرگز نصیب نہ ہوگی، مثلاً ایک بہت ہی وزنی پتھر ہے جو کہ ہم سے اکیلے ہرگز نہیں اٹھ سکتا، لیکن اگر ہم اشتراک عمل کریں اور کچھ افراد کو اپنا شریک بنائیں تو وہ پتھر جس مقصد کے ماتحت ہم متحرک کررہے ہیں حرکت کرے گا اور اس تصویر میں دوسرا رخ بھی نمایاں ہے وہ یہ کہ اگر ان اٹھانے والوں میں ایک نیت ہوکر مشرق کی طرف لے جائے اور دوسرے کا خیال ہو کہ مغرب کی طرف لے جائے تو یقین مانئے کہ وہ پتھر ہرگز حرکت نہ کرے گا مگر ہاں جب کہ سب کی کوششیں یہ ہوں کہ مشرق کی طرف لے جائیں، بس یہی حال اس دنیاوی زندگی کا ہے اگر ہم اکیلے زندگی بسر کرنا چاہیں تو ہرگز زندگی بسر نہ ہوسکے گی۔ لیکن اگر سب متحد ہوکر اشتراک عمل کریں تو بے شک یہ زندگی قابل دید ہوگی معلوم ہوتا ہے کہ اتحاد ایک ایسی دیدہ زیب چیز ہے جس کی طرف ہر دل کی کشش ہونا چاہئے ہم دیکھتے ہیں کہ متفرق اشجار چمن کہنے کے مستحق نہیں ہوتے، لیکن اگر اس روش میں آجائیں تو اس قابل ہوجاتے ہیں کہ شوقین مزاجوں کی تفریح گاہ بنیں متفرق پھولوں میں اس کی صلاحیت نہیں ہوتی کہ کسی حسین کے گلے کو زینت بخشیں، لیکن جس وقت ایک مسلک میں متحد ہوکر ہار کی صورت اختیار کرتے ہیں اس وقت اس قابل ہوجاتے ہیں کہ سینہ پر کروٹیں بدلیں، بکھرے ہوئے موتی دیدہ زیب نہیں ہوتے لیکن اگر متحد ہوجائیں تو دنیا کی نگاہوں میں اتنے عزیز ہوجاتے ہیں کہ گلے کا ہار بن جائیں، نرم و نازک متفرق ڈالیاں اور پھول اس قابل نہیں ہوتے کہ کسی کی جائے رہائش کو زینت بخشیں لیکن جس وقت متحد ہوکر گلدستہ بن جاتے ہیں تو وہ زینت زمانہ ہوجاتے ہیں، اعضائے انسانی اگر متفرق ہوجائیں تو صرف ایک مشت خاک ہے تمام مخلوقات میں سب سے پست، لیکن اگر متحد ہوجائیں تو اشرف المخلوقات کہنے کے قابل، تو اگر تمام انسان اتحاد کا جامہ پہن لیں تو پھر میری عقل دنگ ہے کہ ان کی کیا منزل ہوگی۔

